کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے علاوہ کسی اور کو بھی کہا ہے کہ وہ غیب جانتا ہے:

کچھ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام، اولیاء کرام اور جنات غیب جانتے ہیں تو آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ پاک نے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے:

۱). ''تو کہہ کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے غیب نہیں جانتا مگر اللہ، اور ان کو خبر نہیں کہ کب زندہ کیے جاویں گے'' (النمل 65)

۲). ''اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو مجھ کو بنانا ہے زمین میں ایک نائب، بولے کیا تو رکھے گا اس میں جو شخص فساد کرے وہاں اور کرے خون، اور ہم پڑھتے ہیں تیری خوبیاں اور یاد کرتے ہیں تیری پاک ذات کو، کہا مجھ کو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے. اور بتائے آدم کو نام سارے پھر وہ دکھائے فرشتوں کو، کہا بتاؤ مجھ کو نام ان کے اگر ہو تم سچے. بولے تو سب سے نرالا ہے ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا تو نے سکھایا، تو ہی ہے اصل دانا پختہ کار. کہا اے آدم بتادے ان کو نام انکے، پھر جب اس نے بتادیے نام ان کے، کہا میں نے نہ کہا تھا تم کو کہ میں آسمانوں اور زمین کے غیب جانتا ہوں، اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو وہ جانتا ہوں'' (البقرہ 30 تا 33)

۳). ''وہی غیب کی بات جاننے والا ہے، اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا. ہاں جس رسول کو پسند فرمائے تو اس کو غیب کی باتیں بتا دیتا ہے اور اس کے آگے پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے'' (جن 26-27)

۴). ''......اور اللہ یوں نہیں، کہ تم کو خبر دے غیب کی لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہے اپنے رسولوں میں، جس کو چاہے......'' (الِ عمران 179)

۵). ''جس دن اللہ جمع کرے گا رسولوں کو پھر کہے گا تم کو کیا جواب دیا، بولیں گے ہم کو علم نہیں، بیشک تو ہی غیبوں کو جانتا ہے'' (المائدہ 109)

۶). ''تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے. کہ تمہارا رفیق نہ رستہ بھولا نہ بھٹکا ہے. اور نہ خواہشِ نفس سے منہ سے بات نکالتا ہے. یہ تو اللہ کا حکم ہے جو بھیجا جاتا ہے'' (النجم 1 تا 4)

۷). ''کہو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اسی حکم پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی

ہوتا ہے ، کہو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہوتے ہیں ، بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے'' (الانعام 50)

۸) ''اور بعضے تمہارے گرد کے گنوار منافق ہیں ، اور بعضے مدینے والے ، اڑ رہے ہیں نفاق پر ، تو ان کو نہیں
جانتا ، ہم کو معلوم ہیں ، ان کو ہم عذاب کریں گے دو بار ، پھر پھیرے جاویں گے بڑے عذاب میں'' (توبہ 101)

۹) ''پھر جب تقدیر کی ہم نے اس پر موت نہ جتایا ان کو اس کا مرنا مگر کیڑے نے گھن کے کھاتا
رہا اس کا عصا ، پھر جب وہ گھر پڑا معلوم کیا جنوں نے کہ اگر خبر رکھتے ہوتے غیب کی نہ رہتے
ذلت کی تکلیف میں'' (سبا 14)

۱۰) ''اللہ جو ہے اس پاس ہے قیامت کی خبر ، اور اتارتا ہے مینہ ، اور جانتا ہے جو ہے ماں کے پیٹ
میں ، اور کوئی جی نہیں جانتا ، کیا کرے گا کل ، اور کوئی جی نہیں جانتا ، کس زمین میں مرے گا ،
تحقیق اللہ ہی سب جانتا ہے خبردار'' (لقمن 34)

۱۱) ''یہ بعضی خبریں ہیں غیب کی کہ ہم بھیجتے ہیں تیری طرف ، ان کو جانتا نہ تھا تو اور نہ تیری قوم اس
سے پہلے ، سو تو ٹھہرا رہ ، البتہ آخر بھلا ہے ڈر والوں کا'' (ہود 49)

۱۲) ''اور جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات ، پھر جب اس نے خبر کر دی اس
کی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو ، یہ جتائی نبی نے اس میں سے کچھ اور ٹلا دی کچھ ، پھر جب وہ جتایا
عورت کو ، بولی تجھ کو کس نے بتایا یہ ؟ کہا مجھ کو بتایا اس خبر والے واقف نے'' (التحریم 3)

۱۳) ''اللہ اس پر چھپی نہیں کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں'' (ال عمران 5)

۱۴) ''اور آسمانوں زمین کے غیب اللہ کے پاس ہیں ، اور قیامت کا آنا ایسا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا یا
اس سے بھی پہلے ، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے'' (النحل 77)

۱۵) ''...... اور اگر نہ ہوتے کتنے مرد ایمان والے ، اور کتنی عورتیں ایمان والیاں ، جو تم کو معلوم نہیں ،
یہ خطرہ کہ ان کو پیس ڈالتے ، پھر تم پر خرابی پڑتی بے خبری سے ......'' (الفتح 25)

۱۶) ''تو کہہ ، اللہ خوب جانتا ہے جتنی مدت وہ رہے ، اسی پاس ہیں چھپے بھید آسمان اور زمین
کے ، عجب دیکھتا سنتا ہے ، کوئی نہیں بندوں پر اس کے سوا مختار ، اور نہیں شریک کرتا اپنے حکم میں

کسی کو'' (الکہف 26)

۱۷). ''بہانے لاویں گے تمہارے پاس ، جب پھر کر جاؤ گے ان کی طرف ، تو کہہ بہانے مت بناؤ ،
ہم ہرگز نہ مانیں گے تمہاری بات ، ہم کو بتا چکا ہے اللہ تمہارے احوال ، اور ابھی دیکھے گا اللہ
تمہارے کام ، اور اس کا رسول ، پھر پھیرے جاؤ گے طرف اس جاننے والے چھپے اور کھلے کے
، سو وہ بتادے گا تم کو جو کر رہے تھے'' (التوبہ 94)

-- مزید ثبوت کے لئے یہ آیات اور ان کا صحیح ترجمہ قرآن مجید سے سمجھ کر پڑھئے

النساء 113 المائدہ 109 ، 116 الانعام 59 الاعراف 188

التوبہ 78 ، 94 تا 96 ، 107-108 ھود 31 ، 123

یوسف 67 تا 86 ، 93 تا 96 ، 102 الکہف 26 ، 65 تا 82 النمل 16 تا 22

سبا 48 الحجرات 18 جن 8 تا 10 التحریم 3

اس سے یہ معلوم ہوا کہ غیب کا علم اللہ تعالٰی کے سوا کوئی نہیں جانتا اللہ پاک انبیاء کرام کو غیب کی باتیں بتادیتا تھا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے آنے کے بارے میں یا اور جو غیب کی باتیں صحابہ کرام کو بتائیں وہ سب اللہ تعالٰی نے آپ ﷺ کو بتادی تھیں کیونکہ ہمارے محبوب آقا ﷺ اپنی مرضی سے نہیں بولتے تھے بلکہ اللہ کے حکم سے بولتے تھے اسی طرح اللہ تعالٰی اپنے نیک بندوں کو بھی خواب ، القاء والہام کے ذریعے بھی غیب کی باتیں بتادیتا ہے ، کسی کافر کو بھی اللہ تعالٰی سچا خواب دکھا سکتا ہے جیسے سورہ یوسف میں ہے کہ دو قیدیوں اور عزیز مصر کے خوابوں کی تعبیر بالکل وہی نکلی جو حضرت یوسف علیہ السلام نے انھیں بتائی تھی جو جادوگر کسی کو گزرے ہوئے دنوں کی خبر دے دیتے ہیں تو وہ غیب نہیں ہوتا بلکہ وہ جنات کے ذریعے یہ کام کرتے ہیں ، چونکہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان جن ہوتا ہے تو جادوگر اسلام کے منافی جادو کے عمل سے جنات سے پوچھ کر گزرے ہوئے واقعات لوگوں کو بتادیتے ہیں ، انھوں نے اپنا ایمان تو برباد کرہی دیا ہے ایسی باتیں پوچھنے والوں کے ایمان کو بھی برباد کردیتے ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام اور تابعین بھی صرف اللہ ہی کو علام الغیوب سمجھتے تھے کتنا اچھا ہو کہ ہم ان بہترین زمانے والوں کے پیچھے چلیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب

سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے اور اس کے بعد مجھے دیکھنے والوں کا اور اس کے بعد مجھے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کا (صحیح بخاری)

کیا ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام اور فوت شدہ اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگ سکتے ہیں

آج کل امت مسلمہ کا ایک گروہ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ انبیاء، اولیاء، جنات وغیرہ بھی انسان کو فائدہ بھی دے سکتے ہیں اور نقصان بھی لہذا وہ ان سے مدد مانگتے ہیں اور ان کی پناہ ڈھونڈتے ہیں بعض مسلمان جب کسی بیماری یا تکلیف میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلاں پیر کی قبر کا پھیرا اور سلام مانو پھر اگر وہ مصیبت اللہ پاک دور کر دیتا ہے تو وہ اس بزرگ کے نام کی نیاز دیتے ہیں ان کی قبر پر جا کر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ، ان کے مزار پر بکرا یا اس سے ملتی جلتی چیز جو ان کے لئے مانی تھی دیتے ہیں ۔ حقیقت میں یہ انسان اسی وقت کرتا ہے جب وہ اللہ کے ساتھ ساتھ کسی اور ہستی کو بھی نفع و نقصان ، صحت و مرض دینے ، زندگی و موت دینے ، عزت و ذلت دینے کا مالک ، بگڑی بنانے ، اور دعا قبول کرنے کا مالک سمجھ لیتا ہے ۔ اس سلسلے میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات دیکھتے ہیں : اللہ پاک فرماتا ہے :

1) "اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اسے اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ، اور اگر بھلائی کرنا چاہے تو اسے کوئی روکنے والا نہیں ، اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے پہنچائے ، اور وہ بخشنے والا مہربان ہے" (یونس 107)

2) "اگر اللہ تم کو مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب نہ ہو گا ، اور جو وہ تم کو چھوڑ دے پھر کون ہے کہ اس کے بعد تمہاری مدد کرے گا ، اور مومنوں کو اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے" (ال عمران 160)

3) "تو کہہ میں اپنی جان کے فائدے اور نقصان کا مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے ، اور اگر میں غیب کی بات جانتا تو بہت خوبیاں لیتا ، اور مجھ کو برائی کبھی نہ پہنچتی ، میں تو یہی ہوں ڈر اور خوشی سنانے والا ایمان والوں کو" (الاعراف 188)

4) "کہو کہ میں تو اپنے نقصان اور فائدے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے" (یونس 49)

5) "تو کہہ میرے ہاتھ نہیں تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا ۔ تو کہہ ، مجھ کو نہ بچاوے گا اللہ کے ہاتھ

سے کوئی ، اور نہ پاؤں گا اس کے سوا کہیں سرک رہنے کی جگہ" (جن 21-22)

۶) "اور اگر ان کی روگردانی تم پر شاق گزرتی ہے تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں سیڑھی ، پھر ان کے پاس کوئی معجزہ لاؤ ، اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا ، پس تم ہرگز نادانوں میں نہ ہونا" (الانعام 35)

۷) "اور جب میں بیمار ہوں تو وہی شفا دیتا ہے" (الشعراء 80)

۸) "سو جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے ، پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت بخشیں تو کہتا ہے یہ تو مجھے میرے علم سے ملی ، نہیں بلکہ یہ تو آزمائش ہے ، اور لیکن بہت سے لوگ نہیں سمجھتے" (الزمر 49)

۹) "تجھ ہی کو بندگی کریں اور تجھ ہی سے مدد چاہیں" (الفاتحہ 4)

۱۰) "......تو کہہ کس کا کچھ چلتا ہے اللہ سے تمہارے واسطے ؟ اگر وہ چاہے تم پر تکلیف یا چاہے تمہارا فائدہ ، بلکہ اللہ ہے تمہارے کام سے خبردار" (الفتح 11)

۱۱) "اور ایوب کو جس وقت پکارا اپنے رب کو ، کہ مجھ کو پڑی ہے تکلیف ، اور تو ہے سب رحم والوں سے رحم والا . پھر ہم نے سن لی اس کی پکار ، سو اٹھا دی جو اس پر تھی تکلیف ، اور دیئے اس کو اس کے گھر والے ، اور ان کے برابر ساتھ ان کے اپنے پاس کی مہر سے اور نصیحت بندگی والوں کو " (الانبیاء 83-84)

-- فرعون کے اذیتیں دینے پر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

۱۲) "موسیٰ نے کہا اپنی قوم کو مدد مانگو اللہ سے ، اور ثابت رہو ، زمین ہے اللہ کی ، اس کا وارث کرے جس کو چاہے اپنے بندوں میں ، اور آخر بھلا ہے ڈر والوں کا" (الاعراف 128)

-- جب نوح علیہ السلام کی قوم نے آپ کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات کو ٹھکرا دیا تو انھوں نے اللہ پاک سے یوں مدد مانگی:

13) "بولا اے رب ! تو مدد کر میری ، کہ انھوں نے مجھ کو جھٹلایا" (المومنون 26)

<u>جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نفع ونقصان کا مالک تو اللہ ہے لیکن فوت شدہ نیک لوگ بھی ایسا کر سکتے ہیں:</u>

جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اللہ کے نیک فوت شدہ بندے بھی کسی کو تکلیف دینے ، فائدہ پہنچانے ، حفاظت کرنے وغیرہ کے مالک ہیں ، ایسے لوگ اللہ پاک کے ان واضح احکامات کا کیا جواب دیں گے.

۱). ''تو کہہ ، دیکھو تو ، اگر آوے تم پر عذاب اللہ کا ، یا آوے تم پر قیامت ، کیا اللہ کے سوا کس کو پکارو گے؟ بتاؤ اگر تم سچے ہو. بلکہ اسی کو پکارتے ہو ، پھر کھول دیتا ہے جس پر پکارتے تھے ، اگر چاہتا ہے ، اور بھول جاتے ہو جن کو شریک کرتے تھے'' (الانعام 40-41)

۲). ''تو کہہ ، کون تم کو بچا لاتا ہے ، جنگل کے اندھیروں سے اور دریا کے ، جس کو پکارتے ہو گڑگڑاتے اور چپکے ، اور اگر ہم کو بچالیوے اس بلا سے ، تو البتہ ہم احسان مانیں. تو کہہ اللہ تم کو بچاتا ہے ان سے ، اور ہر گھبراہٹ سے ، پھر تم شریک ٹھہراتے ہو'' (الانعام 63-64)

۳). ''بھلا کون پہنچتا ہے پھنسے کی پکار کو؟ جب اس کو پکارتا ہے ، اور اٹھا دیتا ہے برائی ، اور کرتا ہے تم کو نائب زمین پر ، اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ تم سوچ کم کرتے ہو'' (النمل 62)

۴). ''پھر جب سوار ہوئے کشتی میں ، پکارنے لگے اللہ کو ، نرے اسی پر رکھ کر نیت ، پھر جب بچا لایا ان کو زمین کی طرف ، اسی وقت لگے شریک پکڑنے'' (العنکبوت 65)

۵). ''اور اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں ، اور اسی کا انصاف ہے ہمیشہ ، سو کیا اللہ کے سوا کسی سے خطرہ رکھتے ہو. اور جو تمہارے پاس ہے کوئی نعمت ، سو اللہ کی طرف سے ، پھر جب لگتی ہے تم کو سختی ، تو اسی کی طرف چلاتے ہو. پھر جب کھول دی سختی تم سے ، تب ہی ایک فرقہ تم میں ، اپنے رب کے ساتھ لگتا ہے شریک بتانے. تا منکر ہو جاویں اس چیز سے جو ہم نے دی ، سو برت لو ، آخر معلوم کرو گے. اور ٹھہراتے ہیں ایسوں کو ، جن کی خبر نہیں رکھتے ایک حصہ ہماری دی روزی میں سے ، قسم اللہ کی! تم سے پوچھنا ہے جو جھوٹ باندھتے تھے'' (النحل 52 تا 56)

۶). ''اور جب لگے لوگوں کو کچھ سختی ، پکاریں اپنے رب کو اس کی طرف رجوع ہو کر ، پھر جہاں

چکھائی ان کو اپنی طرف سے کچھ مہر، تبھی ایک لوگ ان میں اپنے رب کا شریک لگے بتانے. کہ منکر ہو جاویں ہمارے دیئے سے، سو کام چلا لو اب، آگے جان لوگے. کیا ہم نے ان پر اتاری ہے کوئی سند؟ سو وہ بولتی ہے جو یہ شریک بتاتے ہیں. اور جب چکھا دیں ہم لوگوں کو کچھ مہر، اس پر ریجھنے لگیں ، اور اگر آپڑے ان پر کوئی برائی، اپنے ہاتھوں کے بھیجے پر، تبھی آس توڑ دیویں'' (الروم 33 تا 36)

۷). ''اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسوں کو، جو مختار نہیں ان کی روزی کے آسمان و زمین سے کچھ، اور نہ مقدور رکھتے ہیں. سو مت بٹھاؤ اللہ پر کہاوتیں، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے'' (النحل 73-74)

۸). ''تو کہہ کس کی ہے زمین اور جو کوئی اس کے بیچ ہے، بتاؤ اگر تم جانتے ہو ؟ اب کہیں گے اللہ کو، تو کہہ، پھر تم سوچ نہیں کرتے؟ تو کہہ کون ہے مالک سات آسمانوں کا، اور مالک اس بڑے تخت کا ؟ اب بتادیں گے اللہ کو، تو کہہ پھر تم ڈر نہیں رکھتے ؟ تو کہہ کس کے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی ؟ اور وہ بچالیتا ہے، اور اس سے کوئی نہیں بچا سکتا، بتاؤ اگر تم جانتے ہو . اب بتادیں گے اللہ کو ، تو کہہ پھر کہاں سے تم پر جادو پڑ جاتا ہے'' (المومنون 84 تا 89)

ویسے تو اللہ کے مختارِ کل ہونے کی بیشمار مثالیں ہیں مگر قرآنِ مجید سے چند مثالیں سنیئے:

''یا جیسے وہ شخص کہ گزرا ایک شہر پر اور وہ گھر اپڑا تھا اپنی چھتوں پر، بولا کہاں جلاوے گا اس کو اللہ مر گئے پیچھے، پھر مار رکھا اس شخص کو اللہ نے سو برس پھر اٹھایا، کہا تو کتنی دیر رہا، بولا میں رہا ایک دن یا دن سے کچھ کم، کہا بلکہ تو رہا سو برس اب دیکھ اپنا کھانا اور پینا سڑ نہیں گیا، اور دیکھ اپنے گدھے کو اور تجھ کو ہم نمونہ کیا چاہیں لوگوں کے واسطے اور دیکھ ہڈیاں کس طرح ان کو ابھارتے ہیں پھر ان پر پہناتے ہیں گوشت، پھر جب اس پر ظاہر ہوا بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے. اور جب کہا ابراہیم نے اے رب! دکھا مجھ کو کیوں کر جلاوے گا تو مردے، فرمایا کیا تو نے یقین نہیں کیا، کہا کیوں نہیں لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو میرے دل کو، فرمایا تو پکڑ چار جانور اڑتے پھر ان کو ہلا اپنے ساتھ سے پھر ڈال ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا پھر ان کو پکار کہ آویں تیرے پاس دوڑتے ، اور جان لے کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا'' (البقرہ 259-260)

-- مزید ثبوت کے لئے یہ آیات اور ان کا صحیح ترجمہ قرآن مجید سے سمجھ کر پڑھ لیجئے

الانعام 17، 46 الرعد 16، الفرقان 3،
الروم 33 سبا 35، الزمر 8، 38، التغابن 11

-- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ یہ پڑھے:

﴿حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝﴾

(مجھ کو اللہ کافی ہے، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، اور وہ عرش عظیم کا رب ہے)

تو دنیا و آخرت کے تمام اہم کاموں میں اللہ اس کے لئے کافی ہوگا (ابوداؤد)

-- اب درود تاج کے یہ ابتدائی الفاظ دیکھئے:

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط﴾

(یا اللہ ہمارے سردار اور مولا محمد ﷺ پر درود بھیج جو صاحب تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں، جو کہ بلا اور وبا اور قحط اور مرض اور دکھ دور کرنے والے ہیں)۔ ایک کتاب میں اس حصے کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے ﴿یا اللہ ہمارے سردار اور مولا محمد ﷺ پر درود بھیج جو صاحب تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں، جن کے وسیلے سے بلا اور وبا اور قحط اور مرض اور دکھ دور ہوتے ہیں﴾۔ آپ عربی متن پر غور کیجئے لفظ ﴿وسیلہ﴾ تو استعمال ہی نہیں ہوا تو جن کے وسیلے سے ترجمہ کیسے کیا گیا۔ اس کے علاوہ درود تاج کا یہ حصہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے کئی ارشادات کے خلاف ہے مثلاً:

۱). ''اور جب میں بیمار ہوں تو وہی شفا دیتا ہے'' (الشعراء 80)

۲). ''تو کہہ میں اپنی جان کے فائدے اور نقصان کا مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے، اور اگر میں غیب کی بات جانتا تو بہت خوبیاں لیتا، اور مجھ کو برائی کبھی نہ پہنچتی، میں تو یہی ہوں ڈر اور خوشی سنانے والا ایمان والوں کو'' (الاعراف 188)

۳). ''کہو کہ میں تو اپنے نقصان اور فائدے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے'' (یونس 49)

۴). ''تو کہہ میرے ہاتھ نہیں تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا ۔ تو کہہ، مجھ کو نہ بچاوے گا اللہ کے ہاتھ

سے کوئی، اور نہ پاؤں گا اس کے سوا کہیں سرک رہنے کی جگہ'' (جن 21-22)

-- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب نمرود نے ابرہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا تو آپ نے یہ کلمہ فرمایا ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ میرا بہترین دوست ہے)۔ (صحیح بخاری)

-- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو کسی چیز سے خوف آئے تو یہ کلمہ کہے ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ میرا بہترین دوست ہے) تو اللہ اسے گھبراہٹ سے نجات دیتا ہے (طبرانی)

-- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی غم لگتا تو آپ ﷺ بار بار ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ میرا بہترین دوست ہے) پڑھتے تھے۔

-- رسول اللہ ﷺ نے ابن عباس سے فرمایا کہ یہ کلمات یاد رکھو تو اللہ تمہیں محفوظ رکھے گا: اللہ کو یاد رکھو اسے اپنے سامنے پاؤ گے، جو کچھ مانگنا ہے اللہ سے مانگو، اگر مدد مانگنی ہو تو اسی سے مانگو، اگر تمام جہان والے تجھے نفع پہنچانا چاہیں تو اتنا ہی نفع پہنچائیں گے جتنا اللہ چاہے، اور اگر تمام جہان والے تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو اتنا ہی نقصان پہنچائیں گے جتنا اللہ چاہے، اور قلم اٹھالی گئی کاغذ خشک ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میں تو بانٹنے والا ہوں اور دینے والا اللہ ہے (صحیح بخاری)

نبی ﷺ سوتے وقت مختلف دعائیں پڑھ کر سوتے ان میں سے ایک دعا کے چند جملے یہ ہیں: ﴿وَفَوَّضْتُ أَمْرِيَ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيَ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ﴾''

......اور تجھ ہی کو اپنا کام سونپا اور میں نے تیرا ہی سہارا لیا، تیری نعمتوں کی رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور جائے نجات نہیں......'' (مشکوۃ)

-- اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے ان ارشادات مبارکہ سے یہ ثابت ہوا کہ ہمیں فائدہ یا نقصان صرف اللہ دے سکتا ہے. اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی زندہ یا مردہ چیز ہمیں رائی کے دانے کے برابر بھی نہ فائدہ دے سکتی ہے نہ نقصان لہذا صرف زبردست قوت والے رب سے ڈریئے، اللہ کی مخلوق سے ہرگز نہ ڈریئے اور نہ ہی وہ ہمیں اللہ کے حکم کے بغیر نفع ونقصان پہنچا سکتی ہیں .صرف اور صرف اللہ ہی کو مشکل کشا، ہر حال میں مدد کرنے والا، مختارکل، عزت ودولت دینے والا، مرادیں پوری کرنے والا، بگڑی بنانے والا، سہارا دینے والا، نجات دینے والا، فریاد سننے اور اس کا حل نکالنے والا اور سب کو عطا فرمانے والا سمجھئے.

جو لوگ پتھروں کو نفع ونقصان کا مالک سمجھتے ہیں تو انھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے: حضرت عمر حجر اسود پاس آئے اس کو چوما پھر کہنے لگے میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ کسی کو نقصان دے سکتا ہے نہ فائدہ، اور اگر میں نے نبی ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں بھی تم کو نہ چومتا (صحیح بخاری)

کیا ہم ''یا رسول اللہ ﷺ مدد''، ''یا علی مدد'' یا شیخ عبدالقادر جیلانی مدد کہہ سکتے ہیں:

جو لوگ رسول اللہ ﷺ یا کسی بھی اور ہستی جو زندہ موجود نہیں ہے سے مدد مانگتے ہیں وہ لوگ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے اوپر والے ارشادات غور سے پڑھنے کے بعد اب نیچے والی تحریر بھی پڑھ لیں. کچھ مسلمانوں کو مولا علی مشکل کشا، یا علی مدد، یا شیخ عبدالقادر جیلانی مدد یا پیر مدد کہتے ہوئے سنا جاتا ہے. ایسے مسلمانوں کا یہ عمل قرآن وسنت کے خلاف ہے. اس سلسلے میں کچھ اور مثالیں دیکھیے:

1) نہج البلاغہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مختلف خطبوں کے مختلف حصوں کے ترجمے دیکھیے:

-- ''تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جو حمد کا پیوند نعمتوں سے اور نعمتوں کا سلسلہ شکر سے ملانے والا ہے. ہم اس کی نعمتوں پر اسی طرح حمد کرتے ہیں جس طرح اس کی آزمائشوں پر ثناء شکر بجا لاتے ہیں اور ان نفسوں کے خلاف اس سے مدد مانگتے ہیں کہ جو احکام کے بجالانے میں سست قدم اور ممنوع چیزوں کی طرف بڑھنے میں تیز گام ہیں'' (خطبہ 112)

-- ''میں اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوں اور ان چیزوں کے لئے اس سے مدد مانگتا ہوں کہ جو شیطان کو

راندہ اور دور کرنے والی اور اس کے پھندوں اور ہتھکنڈوں سے اپنی پناہ میں رکھنے والی
ہیں'' (خطبہ 149)

-- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالٰی کی حمد بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا'' ...... ہم اس سے اس طرح
مدد مانگتے ہیں جس طرح اس کے فضل کا امیدوار اس کے نفع کا آرزومند، اطمینان رکھنے والا، اور
بخشش وعطا کا معترف اور قول وعمل سے اس کا مطیع وفرمانبردار اس سے مدد چاہتا ہو ......'' (خطبہ 180)

-- ''میں اس کے انعامات کے شکریہ میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس کے حقوق سے عہدہ برآ
ہونے کے لئے اسی سے مدد چاہتا ہوں ......(خطبہ 188)

-- ''...... اے اللہ کے بندو! اس بات کو جانے رہو کہ اس نے تم کو بیکار پیدا نہیں کیا اور نہ یونہی
کھلے بندوں چھوڑ دیا ہے، جو نعمتیں اس نے تمہیں دی ہیں ان کی مقدار سے آگاہ اور جو
احسانات تم پر کئے ہیں اس کا شمار جانتا ہے، اس سے فتح وکامرانی اور حاجت روائی چاہو، اس
کے سامنے دست طلب پھیلاؤ، اس سے بخشش وعطا کی بھیک مانگو......'' (خطبہ 193)

٢). محمد بن ابی بکر کے نام مکتوب 34 کے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

-- ''...... اور زیادہ سے زیادہ اللہ سے مدد مانگو کہ وہ تمہاری مہمات میں کفایت کرے گا، اور مصیبتوں میں
تمہاری مدد کرے گا. انشاء اللہ''. اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو مشکل کشا نہیں کہا
ہے. اور حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف اللہ تعالٰی سے مدد مانگتے تھے اور دوسروں کو بھی اللہ ہی سے مدد مانگنے کی نصیحت
فرماتے، اس لئے جو لوگ آپ سے مدد مانگتے ہیں انھیں بھی صرف اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہیے. بعض مسلمان محبت
میں اتنے آگے بڑھ جاتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا مان لیتے ہیں اور بعض لوگ ان کے اس
رویے کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتے ہیں. ایسے دونوں لوگوں کے بارے میں آپ کا نہج البلاغہ
میں یہ ارشاد ہے:

-- ''میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہ و برباد ہونگے. ایک حد سے زیادہ چاہنے والے جنھیں محبت کی
افراط غلط راستے پر لگا دے گی اور ایک میرے مرتبے میں کمی کر کے دشمنی رکھنے والے کہ جنھیں یہ عناد حق سے بے راہ

کردے گا میرے متعلق درمیانی راہ اختیار کرنے والے ہی سب سے بہتر حالت میں ہونگے تم اسی راہ پر جمے رہو اور اسی بڑے گروہ کے ساتھ لگ جاؤ. چونکہ اللہ کا ہاتھ اتفاق واتحاد رکھنے والوں پر ہے اور تفرقہ انتشار سے باز آ جاؤ اس لئے کہ جماعت سے الگ ہوجانے والا شیطان کے حصے میں چلا جاتا ہے. جس طرح گلے سے کٹ جانے والی بھیڑ بھیڑیئے کو مل جاتی ہے'' (خطبہ 125)

اپنے ایک اور خطبے میں شرک نہ کرنے، سنتِ رسول ﷺ پر قائم رہنے اور اتفاق واتحاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

-- ''تو ہاں میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت کو ضائع و برباد نہ کرو. ان دونوں ستونوں کو قائم و برقرار رکھو اور ان دونوں چراغوں کو روشن کیے رہو. جب تک منتشر و پراگندہ نہیں ہوتے تم میں کوئی برائی نہیں آئے گی'' (خطبہ 147)

۳). اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہوتا کہ ہم مشکل کشا ہیں اور ہر مشکل میں تمہاری مدد کریں گے، تو دو تاریخی واقعات دیکھیے:

پہلا واقعہ: یہ واقعہ محرم 656 ہجری کا ہے. ہلاکو خان اور اس کے وحشی تاتاریوں نے بغداد کی سڑکوں، گلیوں اور شاہراہوں پر مسلمانوں کے خون کی ایسی ہولی کھیلی کہ اس کا ذکر کرنا مشکل ہے. ابنِ علقمی نے علماء صلحاء اور فضلائے امت اور خلیفہ کو یہ کہہ کر ہلاکو کے پاس لے گیا کہ وہ سب کو امان دلوائے گا اور شہر کو مزید نقصان بھی نہ پہنچنے دے گا لیکن ہلاکو نے سب کو قتل کردیا. اس نے خلیفہ کو ایک بوری میں بند کروا کے ڈنڈوں اور کوڑوں سے اتنا پٹوایا کہ زخموں کی تاب نہ لاکر جاں بحق ہوگیا، بعد میں اس کی لاش کو پاؤں تلے روندا گیا، اس کو اور دوسرے مقتولین کو گوروکفن بھی میسر نہ آیا. وحشی تاتاریوں نے سولہ لاکھ سے زائد انسان قتل کیے. جرم کی نازنین عورتوں کا خون بے دریغ بہایا گیا. ان کا خون اتنا بہایا گیا کہ بہہ کر دروازوں سے باہر نکل گیا. ان جاہل وحشیوں نے دجلہ میں اتنی کتابیں پھینکیں کہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پل بن گیا اور دریا کا پانی سیاہ ہوگیا. بغداد جو علوم وفنون اور تہذیب وتمدن کا مرکز تھا اور مہذب دنیا کا عظیم ترین شہر شمار ہوتا تھا، کھنڈرات کا ڈھیر بن گیا. صدیوں کے علمی وفنی ذخائر جلا دیئے گئے یا دریا میں بہا دیئے گئے اور اس طرح تمدنی ترقی کا ایک روشن باب ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا. اب سوچنا چاہیے کہ اگر

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو مشکل کشا کہا ہوتا تو یقیناً ان کی مدد کرتے کیونکہ دونوں نیک ہستیاں عراق میں دفن ہیں.

دوسرا واقعہ: 2003 ، کے شروع میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے عراق میں ہلاکو خان والی تباہی مچائی. اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو مشکل کشا کہا ہوتا تو یقیناً ان کی مدد کرتے کیونکہ دونوں صالح ہستیاں عراق میں دفن ہیں. اس سے ثابت ہوا کہ مشکل کشا صرف اللہ کی ذات ہے.

رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے پہلے کا ایک واقعہ ہے کہ یمن میں ابرہہ حکومت کرتا تھا اس نے دیکھا کہ لوگ بیت اللہ کا حج کرتے ہیں. اس نے چاہا کہ سب لوگ اس کے پاس جمع ہوا کریں اور اس نے کعبے کی نقل کا ایک کعبہ بنایا، لیکن لوگ زیارت کو نہ آئے. اس نے تنگ آکر کعبے شریف پر فوج کشی کا فیصلہ کیا. اپنے ساتھ بہت سے ہاتھی بھی لایا. جب حرم کی حدود میں داخل ہوا تو آسمان سے سبز چڑیوں برابر جانور آئے، تین تین کنکر لے کر، دو پاؤں میں ایک منہ میں. وہ جانور جس پر کنکر پھینکتے وہ ہلاک ہو جاتا. اس پورے واقعے کو اللہ تعالیٰ نے سورہ الفیل میں یوں بیان کیا:

"تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں سے. نہ کر دیا ان کا داؤ غلط. اور بھیجے ان پر اڑتے جانور جھنگ جھنگ پھینکتے ان پر پتھریاں کھنگر کی. پھر کر ڈالا ان کو جیسے بھس کھایا ہوا" (الفیل 1 تا 5).

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ مشکل کشا صرف اللہ ہے.. اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام اور تابعین بھی صرف اللہ ہی کو نفع ونقصان کا مالک سمجھتے تھے. کتنا اچھا ہو کہ ہم ان بہترین زمانے والوں کے پیچھے چلیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے اور اس کے بعد مجھے دیکھنے والوں کا اور اس کے بعد مجھے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کا (صحیح بخاری)

نوٹ: کچھ مسلمان شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایک واقعہ منسوب کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک بڑھیا کے بیٹے کی پانی میں ڈوبی ہوئی بارات کئی سالوں کے بعد زندہ کی. اس واقعے کی کوئی اصل نہیں بلکہ یہ لوگوں کے عقائد کو بگاڑنے کے لئے گھڑا گیا ہے لہذا اس اور اس سے ملتے جلتے واقعات کی

طرف توجہ نہ کیجئے. اسلام بہت آسان دین ہے اسے کچھ مفاد پرست لوگ مشکل بنانے پر تلے ہوئے ہیں ان کی باتوں میں مت آیئے زندہ کرنا اور مارنا اللہ کے اختیار میں ہے. اللہ پاک فرماتا ہے:

۱) ''تو نے نہ دیکھے وہ لوگ؟ جو نکلے اپنے گھروں سے، اور وہ ہزاروں تھے، موت کے ڈر سے، پھر کہا ان کو اللہ نے مر جاؤ، پیچھے ان کو جلایا، بیشک اللہ تو فضل رکھتا ہے لوگوں پر، اور لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے'' (البقرہ 243)

۲) ''اللہ وہی ہے، جس نے تم کو بنایا، پھر تم کو روزی دی، پھر تم کو مارتا ہے، پھر تم کو جلادے گا، کوئی ہے تمہارے شریکوں میں، جو کر سکے ان کاموں میں سے ایک، وہ نرالا ہے، اور بہت اوپر ہے اس سے جو شریک بتاتے ہیں'' (الروم 40)

۳) ''سو دیکھ، اللہ کی مہر کے نشان، کیونکر جلاتا ہے زمین کو، اس کے مرے پیچھے، بیشک وہ ہے مردے جلانے والا، اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے'' (الروم 50)

بہت سے مسلمانوں پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو انھیں ایسے الفاظ کہتے سنا گیا ہے: یا اللہ ہماری مدد کر، یا رسول اللہ ﷺ ہماری مدد کو آجایئے یا علی ہماری مدد کو پہنچئے. جو لوگ اپنے مردہ پیروں کی عبادت کرتے ہیں وہ یوں پکارتے ہیں یا بابا جی بڑی مشکل پڑی ہے مدد کو آجایئے. جب اللہ اپنے فضل سے ان کی مشکلات دور کر دیتا ہے تو ایسے لوگ رسول اللہ ﷺ، حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ یا اپنے کسی پیر کے نام کی نیازیں پکاتے ہیں جو خود بھی کھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی کھلاتے ہیں. اللہ کے علاوہ کسی بھی اور ہستی سے مدد مانگنا اللہ تعالیٰ کے احکامات، رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور نیک لوگوں کے طریقے کے خلاف ہے. اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی اور فوت شدہ ہستی کو مدد کے لئے پکارنا شرک ہے. ایسے شرک سے مسلمان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ شاہ عبدالقادر صاحب نے سورۃ البقرہ آیت 221 کی تفسیر اس طرح کی: پہلے مسلمان اور کافر میں نسبت ناتا جاری تھا اس آیت سے حرام ٹھہرا، اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا ان کا نکاح ٹوٹ گیا. شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے: مثلاً کسی کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا کرنا اس کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت طلب

کرے اس کو مختار جان کر.

کیا زندہ لوگوں سے مدد مانگنا بھی جائز نہیں؟

یہاں ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا زندہ لوگوں سے بھی ہم مدد نہ مانگیں. اس کا جواب پہلے آپ قرآن میں دیکھتے ہیں اور پھر روزمرہ زندگی پر نظر ڈالتے ہیں: اللہ پاک فرماتا ہے:

۱). ''اور تم کو کیا ہے کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں ، اور واسطے ان کے جو مغلوب ہیں مرد اور عورتیں اور لڑکے جو کہتے اے رب ہمارے نکال ہم کو اس بستی سے کہ ظالم ہیں لوگ اس کے، اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی، اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار'' (النساء 75)

۲). ''......اور اگر تم سے مدد چاہیں دین میں تو تم کو لازم ہے مدد کرنی......'' (الانفال 72)

۳). ''مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں سو ملا دو اپنے دو بھائیوں کو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم پر رحم ہو'' (الحجرات 10)

۴). ''اور اگر تم لوگ ڈرو کہ وہ دونوں آپس میں ضد رکھتے ہیں، تو کھڑا کرو ایک منصف مرد والوں میں سے اور منصف عورت والوں میں سے ، اگر یہ دونوں چاہیں گے صلح تو اللہ ملاپ دے گا ان میں اللہ سب جانتا ہے خبر رکھتا'' (النساء 35)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ مظلوم کی مدد کریں، جہاد کریں، مسلمانوں میں لڑائی جھگڑے کی صورت میں صلح کرائیں اور میاں بیوی میں ناچاکی کی صورت میں کسی بات پر صلح کرا دیں. ہمارے روزمرہ مشاہدے کی بات ہے کہ فصل کاشت کرنے، مکانوں کی تعمیر کروانے، علم و ہنر حاصل کرنے، حج کے لئے بحری، بری اور ہوائی سفر کرنے وغیرہ میں ہمیں انسانوں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے، اور یہ مدد صرف زندہ انسان کرتے ہیں فوت شدہ لوگ نہیں کرتے .

<u>کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں ''جو اللہ چاہے، جو رسول اللہ ﷺ چاہیں، جو حضرت علی چاہیں، جو عبدالقادر جیلانی چاہیں، اور جو ہمارے پیر یا شیخ صاحب چاہیں''؟</u> اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱). ''اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر جو اللہ رب العلمین چاہے'' (التکویر 29)

۲) "اور تم نہ چاہو گے مگر جو چاہے اللہ، بے شک اللہ ہے سب جانتا حکمت والا" (الدھر 30)

۳) "ہم نے ان لوگوں کو جانچا ہے جیسے جانچا باغ والوں کو، جب سب نے قسم کھائی کہ اس کا میوہ توڑیں گے صبح کو، اور ان شاء اللہ نہ کہا، پھر پھیرا کر گیا اس پر کوئی پھیری والا تیرے رب کی طرف سے اور وہ سوتے رہے، پھر صبح تک ہو رہا جیسے ٹوٹ چکا" (القلم 17:20)

۴) "اور نہ کہیو کسی کام کو کہ میں کروں گا کل، مگر یہ کہ چاہے اللہ، اور یاد کر اپنے رب کو جب بھول جائے اور کہہ امید ہے کہ میرا رب مجھ کو سوجھا دے اس سے نزدیک راہ نیکی کی" (الکہف 23-24)

۵) ﴿مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾
"جو اللہ چاہے، کچھ طاقت نہیں مگر جو ملی اللہ کی" (الکہف 39)

— اللہ رب العالمین کے ان ارشادات سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ہمیں صرف یہ کہنا چاہیے:
"جو اللہ چاہے"۔

— ایک شخص نے یہ کہا کہ جو اللہ چاہے اور جو رسول اللہ ﷺ چاہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا
کیا تم مجھے اللہ کا شریک بناتے ہو بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے۔

کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ کسی اور کو بھی اختیار ہے کہ کسی کو اولاد یا رزق دیں:

اللہ پاک فرماتا ہے:

۱) "وہی ہے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے اور اسی سے بنایا اس کا جوڑا کہ اس پاس آرام پکڑے، پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانکا حمل رہا ہلکا سا حمل پھر چلتی رہی اس کے ساتھ، پھر جب بوجھل ہوئی دونوں نے پکارا اللہ اپنے رب کو، اگر تو ہم کو بخشے چنگا بھلا تو ہم تیرا شکر کریں، پھر جب دیا ان کو چنگا بھلا ٹھہرانے لگے اس کے شریک اس کی بخشی چیز میں، سو اللہ اوپر ہے ان کے شریک بتانے سے۔ کیا شریک بتاتے ہیں ایسوں کو جو پیدا نہ کریں ایک چیز اور آپ پیدا ہوتے ہیں، اور نہ کر سکتے ہیں ان کی مدد اور نہ اپنی مدد کریں، اور اگر ان کو پکارو راہ پر نہ چلیں تمہاری پکار پر، برابر ہے تم پر کہ ان کو پکارو یا چپکے رہو، جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا بندے ہیں تم جیسے، بھلا پکارو ان کو تو چاہیے کہ قبول کریں تمہارا پکارنا اگر تم سچے ہو" (الاعراف 189:194)

۲). "آسمانوں زمین کی تمام بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے، وہ تو جاننے والا اور قدرت والا ہے" (الشوری 49-50)

۳). "اور زمین پر چلنے والے ہر جاندار کے رزق کی ذمہ داری اللہ نے اپنے ذمے لے رکھی ہے، وہ جہاں رہتا ہے اسے بھی جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی، یہ سب کتاب میں لکھا ہے" (ہود 6)

۴). "کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے، جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کیلئے اس میں نشانیاں ہیں" (الزمر 52)

۵). "اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے، لیکن وہ جو چیز چاہتا ہے اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا اور دیکھتا ہے" (الشوری 27)

۶). "......تو جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے ، پس اللہ ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے" (العنکبوت 17)

۷). "تو پوچھ کہ کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان اور زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے جیتا مردے سے اور نکالتا ہے مردہ جیتے سے اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی سو کہیں گے کہ اللہ تو تُو کہہ پھر تم ڈرتے نہیں" (یونس 31)

۸). "اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو، اور اللہ بے پرواہ خوبیوں والا ہے" (الفاطر 15)

۹). "اللہ جو ہے وہی ہے روزی دینے والا، زور آور، مضبوط" (الذٰریٰت 58)

-- مزید ثبوت کے لئے یہ آیات اور ان کا صحیح ترجمہ قرآن مجید سے سمجھ کر پڑھ لیجیے

الانعام 14 تا 151،16 الاعراف 10 الحجر 20 تا 23 النحل 72 تا 76، 78 تا 81
بنی اسرائیل 31 النمل 64، العنکبوت 61-62 سبا 24، 36، 39، الشوری 12

محمد 38 ، الذاریٰت 58 النجم 43 تا 48 الملک 21

جو لوگ اللہ تعالٰی کے ساتھ ساتھ اور ہستیوں کو بھی اولاد دینے یا اولاد لے لینے، اور روزی دینے اور بند کر دینے کا اختیار سمجھتے ہیں ان کے لئے چند مثالیں:

اللہ پاک سورۃ الحج آیت 5 میں اگرچہ ان لوگوں کو مخاطب کر رہے ہیں جنھیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا یقین نہیں، لیکن اس میں اوپر والے لوگوں کے لئے بھی عبرت ہے:

۱). "لوگو! اگر تم کو مرنے کے بعد جی اٹھنے میں کچھ شک ہو تو ہم نے تم کو پیدا کیا تھا مٹی سے پھر اس سے نطفہ بنا کر، پھر اس سے خون کا لوتھڑا بنا کر، پھر اس سے بوٹی بنا کر جس کی بناوٹ کامل بھی ہوتی ہے اور ناقص بھی تا کہ تم پر ظاہر کر دے، اور ہم جس کو چاہتے ہیں ایک میعاد مقرر تک پیٹ میں ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں، پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو اور بعض بڑھاپے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں اور بعض بڑھاپے کی نہایت خراب عمر کو پہنچ جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے کے باوجود بالکل بے علم ہو جاتے ہیں، اور تو خشک زمین کو دیکھتا ہے پھر جب ہم بارش برساتے ہیں تو وہ شاداب ہو جاتی ہے اور ابھرنے لگتی ہے اور طرح طرح کی بارونق چیزیں اگاتی ہے"

۲). "اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا پھر اس کو ایک مضبوط جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا پھر نطفے کا لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر اس کو نئی صورت میں بنا دیا، تو اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے بڑا بابرکت ہے" (المومنون 12تا14)

۳). "اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی عبرت ہے کہ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو ہے اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے" (النحل 66)

۴). "اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے، اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی، اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے" (العنکبوت 60)

۵). "اور اللہ نے بنائیں تم کو تمہاری قسم سے عورتیں اور دیے تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے اور کھانے کو دیں تم کو ستھری چیزیں، سو کیا جھوٹی باتیں مانتے ہیں اور اللہ کے فضل کو نہیں مانتے اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسوں

کو کہ جن کا بس نہیں ان کی روزی کے آسمانوں اور زمین سے کچھ اور نہ مقدور رکھتے ہیں۔ سو اللہ پر مثالیں مت بناؤ، اللہ
جانتا ہے اور تم نہیں جانتے:" (النحل 72 تا 74)

۶)۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ بچہ فلاں کا بخشا ہوا ہے تو ایسے لوگ شیطان کے جھانسے میں پھنسے ہوئے ہیں، کیونکہ
شیطان انہیں غیر اللہ سے ڈراتا رہتا ہے اور طرح طرح کی جھوٹی دلیلیں پیش کرتا ہے اور بعض اوقات تو ایسے لوگ
اپنے بچوں کے ناموں کو اپنے مخصوص پیروں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں مثلاً بچے کے یہ نام رکھنا پیراں دتہ، پیر
بخش وغیرہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اولاد دینے کا اختیار ایسے لوگوں نے اللہ کے ساتھ اس پیر کو بھی دے دیا جو کہ
شرک ہے اور شرک بغیر توبہ کے اللہ معاف نہیں کرتا۔ شیطان کے ایسے ہی دھوکوں کے بارے میں اللہ پاک فرماتا
ہے:" اور ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکاتا رہ، اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر لاتا رہ،
اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ، اور شیطان جو وعدے ان سے کرتا ہے سب
دھوکا ہے" (بنی اسرائیل 64)

اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پاک سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی بھی زندہ یا مردہ چیز نہ کسی کو اولاد
دے سکتی ہے اور نہ ہی رزق۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام اور تابعین بھی صرف اللہ ہی کو تمام
اختیارات کا مالک سمجھتے تھے۔ کتنا اچھا ہو کہ ہم ان بہترین زمانے والوں کے پیچھے چلیں جن کے
بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے اور اس کے بعد مجھے
دیکھنے والوں کا اور اس کے بعد مجھے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کا (صحیح بخاری)

اگر کسی شیخ یا پیر کے عرس پر بارش ہو جائے تو ان کے مرید کہتے ہیں کہ یہ بارش انہوں نے برسائی، ایسے لوگوں کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط:

پہلے دیکھتے ہیں کہ قبر پر میلے لگانے کے بارے میں محسن انسانیت جناب نبی کریم ﷺ نے ہمیں کیا
بتلایا:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری قبر کو تہوار کی جگہ نہ بنانا (ابوداؤد)
-- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا اور میری قبر کو میلے کی جگہ نہ بنانا اور مجھ پر
درود بھیجتے رہنا کیونکہ تم جہاں کہیں ہو گے تمہارا درود مجھ تک پہنچے گا (سنن نسائی) اس سے ثابت ہو گیا کہ قبر پر میلے

لگاتار رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔اب آیئے قرآن سے پوچھتے ہیں کہ بارش کون برساتا ہے:

۱). ''......اور وہ جو اللہ نے اتارا آسمان سے پانی ......''(البقرہ 164)

۲). ''اللہ جو ہے اس پاس ہے قیامت کی خبر،اور اتارتا ہے مینہ......''(لقمٰن 34)

۳). ''بھلا کس نے بنائے آسمان اور زمین؟ اور اتار دیا تم کو آسمان سے پانی ؟ پھر اگائے ہم نے باغ اس سے رونق کے،تمہارا کام نہ تھا کہ اگاتے ان کے درخت ، اب کوئی اور حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ کوئی نہیں! وہ لوگ راہ سے مڑتے ہیں''(النمل 60)

۴). ''اللہ ہے جو چلاتا ہے بادیں ، پھر ابھارتیاں ہیں بدلی ، پھر پھیلاتا ہے اس کو آسمان میں ، جس طرح چاہے،اور رکھتا ہے اس کو تہ بہ تہ ، پھر تو دیکھے مینہ نکلتا ہے اس کے بیچ سے ، پھر جب اس کو پہنچایا جس کو چاہے اپنے بندوں میں،تبھی وہ لگے خوشیاں کرنے''(روم 48)

۵). ''تو نے نہ دیکھا؟ کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی ......''(فاطر 27)

۶) ''اور جو تو پوچھے ان سے، کس نے اتارا آسمان سے پانی ؟ پھر جلا دیا اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے،تو کہیں اللہ نے ......''(العنکبوت 63)

۷). ''بنائے آسمان بن تھمے،اسے دیکھتے ہو،اور ڈالے زمین پر بوجھ، کہ تم کو لے کر جھک نہ پڑے اور بکھیرے اس میں سب طرح کے جانور،اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی، پھر اگائے زمین میں ہر قسم کے جوڑے خاصے۔ یہ کچھ بنایا ہے اللہ کا ، اب دکھاؤ مجھ کو ، کیا بنایا ہے اوروں نے جو اس کے سوا ہیں؟ کوئی نہیں پر بے انصاف صریح بھٹکتے ہیں۔''(لقمٰن 10-11) لہٰذا پتہ چلا کہ بارش صرف اللہ برساتا ہے

<u>کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اوروں سے بھی مدد کے لئے ہم دعائیں مانگ سکتے ہیں ، اور وہ ہماری دعائیں سنتے اور قبول کرتے ہیں؟</u>

کچھ مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ انبیاء اور اولیاء کرام بھی سنتے اور قبول کرتے یا اللہ تعالیٰ تک یہ ہستیاں ان کی دعائیں پہنچا دیتی ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ اس سلسلے میں اللہ پاک نے قرآن مجید میں کیا فرمایا ہے:

<u>انبیاء کرام کس سے دعائیں مانگتے تھے:</u>

۱)   "اور اے آدم بس تو اور تیرا جوڑا جنت میں، پھر کھاؤ جہاں سے چاہو، اور پاس نہ جاؤ اس درخت کے پھر تم ہو گے گنہگار. پھر بہکایا ان کو شیطان نے تا کھولے ان پر جو ڈھکے تھے ان سے ان کے عیب اور وہ بولا تم کو جو منع کیا ہے رب تمہارے نے اس درخت سے مگر یہ کہ کبھی ہو جاؤ فرشتے یا ہو ہمیشہ جینے والے. اور ان کے پاس قسم کھائی کہ میں تمہارا دوست ہوں. پھر مائل کیا ان کو فریب سے، پھر جب چکھا دونوں نے درخت، کھل گئے ان پر عیب ان کے، اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پتے بہشت کے، اور پکارا ان کو ان کے رب نے میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے اور کہا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے. <u>بولے اے رب ہمارے ہم نے خراب کیا اپنی جان کو، اور اگر تو نہ بخشے ہم کو اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ہو جاویں نامراد.</u>" (الاعراف 19 تا 23)

۲)   "اور کہا نوح نے اے رب نہ چھوڑیوں زمین پر منکروں کا ایک گھر بسنے والا. مقرر اگر تو چھوڑ دے ان کو بہکا دیں تیرے بندوں کو، اور جو جنیں سو ڈھیٹھ، حق نہ سمجھتا. اے رب معاف کر مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو آوے میرے گھر میں ایماندار اور سب ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو، اور گنہگاروں پر یہی بڑھتا رکھ برباد ہونا." (نوح 26 تا 28)

۳)   "اور جس وقت کہا ابراہیم نے اے رب کر اس شہر کو امن کا اور بچا مجھ کو اور میری اولاد کو اس سے کہ ہم پوجیں مورتیں. اے رب انھوں نے بہکایا بہت لوگوں کو، سو جو کوئی میری راہ پر چلا سو وہ تو میرا اور جس نے میرا کہا نہ مانا سو تو بخشنے والا مہربان ہے. اے رب میں نے بسائی ہے ایک اولاد اپنی میدان میں جہاں کھیتی نہیں تیرے ادب والے گھر پاس، اے ہمارے رب تا قائم رکھیں نماز سو رکھ بعضے لوگوں کے دل جھکتے ان کی طرف اور روزی دے ان کو میووں سے شاید یہ شکر کریں. اے رب ہمارے تُو تو جانتا ہے جو ہم چھپاویں اور جو کھولیں، اور چھپا نہیں اللہ پر کچھ زمین میں اور نہ آسمان میں. شکر ہے اللہ کو جس نے بخشا مجھ کو بڑی عمر میں اسمٰعیل اور اسحٰق، بے شک میرا رب سنتا ہے پکار. اے رب میرے کر مجھ کو کہ قائم رکھوں نماز اور بعضی میری اولاد کو ، اے رب اور قبول کر میری دعا اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن کھڑا ہووے حساب" (ابراہیم 35 تا 41)

۴). "اور جب اٹھانے لگا ابراہیم بنیادیں اس گھر کی اور اسمٰعیل، اے رب ہمارے قبول کر ہم سے، تو ہی ہے اصل سنتا جانتا۔ اے رب ہمارے اور اٹھا ان میں سے ایک رسول انہیں میں کا پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھاوے ان کو کتاب اور پکی باتیں اور ان کو سنوارے، تو ہی ہے اصل زبردست حکمت والا" (البقرہ 127، 129)

۵). "یوسف بولا اے رب مجھ کو قید پسند ہے اس بات سے جس طرف مجھ کو بلاتیاں ہیں، اور اگر تو نہ دفع کرے مجھ سے ان کا فریب تو مائل ہو جاؤں ان کی طرف اور ہو جاؤں بے عقل۔ سو قبول کر لی اس کی دعا اس کے رب نے پھر دفع کیا اس سے ان کا فریب، البتہ وہ ہے سننے والا خبر دار" (یوسف 33-34)

۶). "اور کہا موسٰی نے اے رب ہمارے تو نے دی ہے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو رونق اور مال دنیا کی زندگی میں، اے رب اس واسطے کہ بہکاویں تیری راہ سے، اے رب مٹادے ان کے مال اور سخت کر ان کے دل کہ نہ ایمان لاویں جب تک دیکھیں دکھ کی مار۔ فرمایا قبول ہو چکی دعا تمہاری، سو تم ثابت قدم رہو اور مت چلو راہ ان کی جو انجان ہیں۔" (یونس 88-89)

۷). "یہ مذکور ہے تیرے رب کی مہر کا اپنے بندے زکریا پر۔ جب پکارا اپنے رب کو چھپی پکار۔ بولا کچھ چیز۔" (مریم 2 تا 9)

۸). "اور زکریا کو جب پکارا اپنے رب کو، اے رب! نہ چھوڑ مجھ کو اکیلا، اور تو ہے سب سے بہتر وارث۔ پھر ہم نے سن لی اس کی پکار، اور بخشا اس کو یحیٰی، اور چنگی کر دی اس کی عورت، وہ لوگ دوڑتے تھے بھلائیوں پر اور پکارتے تھے ہم کو توقع سے اور ڈر سے، اور تھے ہمارے آگے دبے"

(الانبیاء 89-90)

۹) ''اور مچھلی والے کو جب چلا گیا لڑ کر، پھر سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے، پھر پکارا ان اندھیروں میں
کہ کوئی حاکم نہیں سوائے تیرے، تو بے عیب ہے، میں تھا گنہگاروں میں۔ پھر سن لی ہم نے اس کی پکار، اور
بچا دیا اس گھٹنے سے، اور یوں ہی ہم بچا دیتے ہیں ایمان والوں کو'' (الانبیاء 87-88)

۱۰) ''اور ہم نے جانچا سلیمان کو، اور ڈال دیا اس کے تخت پر ایک دھڑ، پھر وہ رجوع ہوا۔ بولا
اے رب میرے معاف کر مجھ کو، اور بخش مجھ کو وہ بادشاہی کہ نہ چاہیے کسی کو میرے پیچھے، بیشک تو ہے سب
بخشنے والا۔ پھر ہم نے تابع کی اس کے ہوا، چلتی اس کے حکم سے نرم نرم، جہاں پہنچا چاہتا اور تابع کے
شیطان سارے عمارت کرنے والے اور غوطے لگانے والے اور کتنے اور بندھے ہوئے بیڑیوں میں''
(ص 34 تا 38)

جب حضرت لوط علیہ السلام کو ان کی قوم نے جھٹلایا تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مدد کی یوں دعا کی:

۱) ''بولا اے رب! میری مدد کر ان شریر لوگوں پر'' (العنکبوت 30)

-- مزید ثبوت کے لئے یہ آیات اور ان کا صحیح ترجمہ قرآن مجید سے سمجھ کر پڑھئے

البقرہ 250 آل عمران 38 المائدہ 114 الاعراف 23، 151، 155 ھود 41، 47
یوسف 101 بنی اسرائیل 80 طٰہٰ 25 تا 28، 114 الانبیاء 83، 87 تا 90، 112
المومنون 94، 97-98 الشعراء 82 تا 89، 169 النمل 19 القصص 16، 24
العنکبوت 30 الصّٰفّٰت 100-101 القمر 10 الممتحنہ 4-5

رسول اللہ ﷺ سے پہلے والے انبیاء کو ماننے والے کس سے دعائیں مانگتے تھے

۱) ''اور تو ہم سے یہی بیر کرتا ہے کہ مانیں ہم نے اپنے رب کی نشانیاں جب ہم تک پہنچیں،
اے رب دہانے کھول دے ہم پر صبر کے اور ہم کو مار مسلمان'' (الاعراف 126)

۲) ''جب آبیٹھے وہ جوان اس کھوہ میں، پھر بولے اے رب دے ہم کو اپنے پاس سے مہر اور بنا
ہمارے کام کا بناؤ'' (الکہف 10)

۳) ''اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایمان والوں کو عورت فرعون کی جب بولی اے رب بنا میرے

واسطے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں اور بچا نکال مجھ کو فرعون سے اور اس کے کام سے اور بچا
نکال مجھ کو ظالم لوگوں سے'' (التحریم 11)

رسول اللہ ﷺ کے امتیوں کو کس سے دعائیں مانگنے کا حکم اللہ نے دیا ہے:

۱) ''اور جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو میں تو قریب ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں'' (البقرہ 186)

۲) ''اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا ، جو لوگ میری عبادت سے غرور کرتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے'' (المومن 60)

۳) ''اور وہ جو کہتے ہیں اے رب دے ہم کو ہماری عورتوں کی طرف اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک اور کر ہم کو پرہیزگاروں کے آگے'' (الفرقان 74)

۴) ''اور واسطے ان کے جو آئے ان سے پیچھے کہتے ہوئے اے ہمارے رب بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے آگے پہنچے ایمان میں اور نہ رکھ ہمارے دل میں بیر ایمان والوں کا اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان'' (الحشر 10)

۵) ''اپنے رب سے عاجزی اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو ، وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا. اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا ، اور اللہ سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا ، کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے'' (الاعراف 55-56)

۶) ''اور کوئی ان میں کہتا ہے اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا ہم کو عذاب سے دوزخ کے'' (البقرہ 201)

۷) ''اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں ، اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا رکھا تھا ہم سے اگلوں پر ، اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے جس کی طاقت نہیں ہم میں ، اور درگزر کر ہم سے ، اور بخش ہم کو ، اور رحم کر ہم پر ، تو ہمارا مددگار ہے تو مدد کر ہماری قوم کافر پر'' (البقرہ 286)

۸) "جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے ، تو پہنچا تمہاری پکار کو کہ میں مدد بھیجوں گا تمہاری ہزار
فرشتے لگاتار آنے والے" (الانفال 9)

بعض لوگ قرآن مجید کی سورہ النساء کی آیت 64 کا حوالہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
ہماری دعائیں سنتے اور ہمارے لیے بخشش مانگتے ہیں. اگر اس آیت سے پہلی والی آیات بھی ہم پڑھ لیں تو صاف
پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک مخصوص واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے. پورا واقعہ یوں ہے: مدینے میں ایک یہودی اور ایک
منافق کہ ظاہر میں مسلمان تھا جھگڑنے لگے یہودی نے کہا کہ چل محمد ﷺ کے پاس.
منافق نے کہا چل کعب بن اشرف پاس وہ یہود کا سردار تھا. آخر کار حضرت ﷺ کے پاس آئے.
آپ ﷺ نے یہودی کا حق ثابت کیا. منافق نے باہر نکل کر کہا کہ چلو عمر رضی اللہ عنہ پاس یہ
حضرت ﷺ کے حکم سے مدینے میں قضا کرتے تھے. منافق نے جانا کہ حمیت اسلام کریں گے جب گئے ان
کے آگے، یہودی نے کہہ دیا کہ حضرت ﷺ پاس ہم جا چکے ہیں وہ مجھ کو سچا کر چکے ہیں. حضرت عمر نے منافق
کی گردن مار دی. اس کے وارث حضرت ﷺ پاس دعویٰ خون کو آئے اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم گئے تھے اس
واسطے کہ شاید صلح کروادیں تب یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان کا نام فاروق فرمایا. اس واقعے کی تمام آیات یوں ہیں:
"تو نے نہ دیکھے وہ جو دعویٰ کرتے ہیں، کہ یقین لائے ہیں جو اترا تیری طرف، اور جو اترا تجھ سے پہلے،
چاہتے ہیں کہ قضیہ لے جاویں شیطان کی طرف ، اور حکم ہو چکا ان کو، کہ اس سے منکر ہو جائیں، اور چاہتا ہے
شیطان کہ ان کو بہکا کر دور لے ڈالے. اور جب ان کو کہیے آؤ اللہ کے حکم کی طرف جو اس نے اتارا اور رسول کی
طرف تو تُو دیکھے منافقوں کو، بند ہو رہتے ہیں تیری طرف سے اٹک کر. پھر وہ کیسا کہ جب ان کو پہنچے مصیبت اپنے
ہاتھوں کے کیے سے، پیچھے آویں تیرے پاس قسمیں کھاتے اللہ کی، کہ ہم کو غرض نہ تھی مگر بھلائی اور ملاپ. یہ وہ لوگ
ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو ان کے دل میں ہے، سو تو ان سے تغافل کر، اور ان کو نصیحت کر، اور ان سے کہہ ان کے حق
میں بات کام کی. اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر اس واسطے کہ اس کا حکم مانیں اللہ کے فرمان سے، اور اگر ان
لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا، آتے تیرے پاس، پھر اللہ سے بخشواتے ، اور رسول ان کو بخشواتا، اللہ کو پاتے
معاف کرنے والا مہربان" (النساء 60 تا 64)

... کے لئے آیات اوران کا صحیح ترجمہ قرآن مجید سے سمجھ کر پڑھ لیجئے

آلِ عمران 8-9، 16، 147، 191 تا 195

دعا کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات مبارکہ کا مفہوم:

۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر انسان گناہ اور رشتوں کو توڑنے والی دعا نہ کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور تین چیزوں میں سے کوئی ایک اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے، جو کچھ اس نے مانگا وہی اللہ دے دیتا ہے، اس کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیتا ہے، دعا کی وجہ سے اللہ انسان کی کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے۔

۲) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین شخصوں کی دعا لوٹائی نہیں جاتی، روزے دار کی افطار کے وقت، عادل حکمران کی، مظلوم کی۔

۳) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہیں چاہیے کہ نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر عذاب بھیجے اور تم اللہ سے دعائیں کرو اور وہ قبول نہ کرے۔

۴) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو اس سے پہلے کہ تم دعائیں کرو اور میں تمہاری دعائیں قبول نہ کروں، تم مجھ سے مانگو اور میں تمہیں نہ دوں، اور تم مجھ سے مدد طلب کرو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔

۵) ایک مرتبہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ کہ جس کی وجہ سے میری دعائیں قبول ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اپنا کھانا حلال کا بنا لو، اس کے بعد فرمایا کہ بندہ جب حرام کا لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

۶) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ جب کوئی اللہ سے دعا کرے تو قبول ہوتی ہے۔

۷) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدے

میں بہت دعا کیا کرو، پس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے۔

۸) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے سب سے نزدیک اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو، لہذا سجدے میں دعا زیادہ کیا کرو۔

۹) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی باپ کی، روزے دار کی، مسافر کی۔

۱۰) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت ہے۔

۱۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تقدیر نہیں بدل سکتی مگر دعا سے اور عمر میں زیادتی نہیں ہو سکتی مگر نیکی سے۔

۱۲) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا نجات دیتی ہے اس مصیبت سے جو اتر چکی اور اس سے بھی جو نہیں اتری۔

۱۳) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ کے بندو دعا سے عاجز نہ ہو۔

۱۴) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

۱۵) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی دعائیں قبول ہوں، مصیبتیں دور ہوں تو اسے تنگ دست مقروض کو مہلت دینی چاہیے۔

۱۶) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہے ارشاد ربانی ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور جو لوگ میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

۱۷) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا رب بلند اور برکت والا ہر رات کو جس وقت رات کا آخر تیسرا حصہ رہ جاتا ہے پہلے آسمان پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں قبول کروں، کون مجھ سے مانگتا ہے میں دوں، کون مجھ سے بخشش چاہتا ہے میں اس کو بخش دوں۔ (صحیح بخاری)

۱۸) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو جاگ اٹھے پھر یہ کہے:

﴿لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر، الحمد للہ وسبحان اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ﴾ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اور جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے حکومت ہے، اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نیک کام کرنے اور برائی سے رکنے کی طاقت اللہ کی طرف سے ہے) پھر کہے اے اللہ مجھے بخش دے تو اس کی دعا قبول ہوگی، اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی (صحیح بخاری)

۱۹) ایک شخص نے دعا یوں کی کہ میں اس وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ اے اللہ تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں، تو بے نیاز ہے، تیرا نہ باپ ہے نہ بیٹا اور تجھ واحد جیسا کوئی نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اس نے اللہ کو اس کے اسمِ اعظم سے پکارا جس کے ذریعے جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

۲۰) رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز کے بعد دعا مانگتے سنا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان نہیں کی اور نبی ﷺ پر سلام نہیں بھیجا، نبی ﷺ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے نمازی تم نے جلدی کی، اس کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو تعلیم دی کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرو، پھر نبی ﷺ پر درود پیش کرو، اس کے بعد دعا کرو تاکہ جلدی قبول ہو، اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک شخص کو نماز کے بعد دعا کرتے ہوئے سنا، اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اب دعا کرو منظور و قبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے جتنا مانگو اللہ عنایت فرمائے گا۔

۲۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے تو یقین کے ساتھ دعا مانگے، یہ نہ کہے کہ یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھے دے دے اس لئے کہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

۲۲) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی سے کام نہ لے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی۔

<u>فرشتے کس سے دعائیں مانگتے ہیں:</u>

اللہ پاک فرماتا ہے:

۱) ''جو لوگ اٹھا رہے ہیں عرش اور جو اس کے گرد ہیں پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں اور اس پر یقین رکھتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں ایمان والوں کے ،اے رب ہمارے ہر چیز سمائی ہے تیری مہر اور خبر میں سو معاف کر ان کو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ اور بچا ان کو آگ کی مار سے ۔اے رب ہمارے اور داخل کر ان کو بسنے کے باغوں میں جن کا وعدہ دیا تو نے ان کو اور جو کوئی نیک ہو ان کے باپوں میں اور عورتوں میں اور اولاد میں ، بے شک تو ہی ہے زبردست حکمت والا ۔اور بچا ان کو برائیوں سے اور جس کو تو بچاوے برائیوں سے اس دن اس پر مہر کی تو نے ،اور یہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد پانی۔'' (المومن 7 تا 9)

<u>اللہ تعالٰی کے ساتھ ساتھ کسی بھی اور چیز سے دعا مانگنے کو اللہ نے خود کیا فرمایا:</u>

اللہ پاک فرماتا ہے:

۱) ''تو کہہ دیکھو تو اگر آوے تم پر عذاب اللہ کا یا آوے تم پر قیامت کیا اللہ کے سوائے کسی کو پکارو گے بتاؤ اگر تم سچے ہو ۔بلکہ اسی کو پکارتے ہو پھر کھول دیتا ہے جس پر پکارتے تھے اگر چاہتا ہے اور بھول جاتے ہو جن کو شریک کرتے تھے'' (الانعام 40-41)

۲) ''تو کہہ کون تم کو بچا لاتا ہے جنگل کے اندھیروں سے اور دریا کے جس کو پکارتے ہو گڑگڑاتے اور چپکے ،اگر ہم کو بچا لاوے اس بلا سے تو البتہ ہم احسان مانیں ۔تو کہہ اللہ تم کو بچاتا ہے ان سے اور ہر گھبراہٹ سے پھر تم شریک ٹھہراتے ہو ۔تو کہہ اسی کو قدرت ہے کہ بھیجے تم پر عذاب اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا ٹھہراوے تم کو کئی فرقے کر کے اور چکھاوے ایک کو لڑائی ایک کی ، دیکھ کس پھیر سے ہم کہتے ہیں باتیں شاید وہ سمجھیں۔'' (الانعام 63 تا 65)

۳) ''جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا ، بندے ہیں تم جیسے ، بھلا پکارو ان کو ، تو چاہیے قبول کریں تمہارا پکارنا ، اگر تم سچے ہو '' (الاعراف 194)

۴) ''بھلا جو پیدا کرے برابر ہے اس کے جو نہ پیدا کرے کیا تم سوچ نہیں کرتے ۔اور اگر گنو نعمتیں اللہ کی

نہ پورا کر سکو ان کو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور جو کھولتے ہو اور جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوا کچھ پیدا نہیں کرتے اور آپ پیدا ہوتے ہیں مردے ہیں جن میں جی نہیں اور خبر نہیں رکھتے کب اٹھائے جائیں گے۔ معبود تمہارا معبود ہے اکیلا، سو جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل نہیں مانتے اور وہ مغرور ہیں" (النحل 17تا22)

۵) "کہہ پکارو جن کو سمجھتے ہو سوائے اس کے سو نہیں اختیار رکھتے کہ تکلیف کھول دیں تم سے نہ بدل دیں، وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں ڈھونڈتے ہیں اپنے رب تک وسیلہ کہ کون بندہ بہت نزدیک ہے اور امید رکھتے ہیں اس کی مہر کی اور ڈرتے ہیں اس کی مار سے، بے شک تیرے رب کی مار ڈرنے کی چیز ہے" (بنی اسرائیل 56-57)

۶) "دیکھو خالص عبادت اللہ ہی کے لئے ہے، اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں کہ ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دیں، تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں اللہ ان میں ان کا فیصلہ کر دے گا، بے شک اللہ اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا" (الزمر 3)

۷) "جن لوگوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بناتی ہے، اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہے کاش یہ جانتے۔ یہ جس چیز کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ ہی ہو اللہ اسے جانتا ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے، اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں اور اسے تو عقل والے ہی سمجھتے ہیں" (العنکبوت 41تا43)

۸) "... یہ اللہ ہے تمہارا رب، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوا مالک نہیں ایک چھلکے کے۔ اگر تم ان کو پکارو وہ نہیں سنیں تمہاری پکار، اور اگر سنیں پہنچیں نہیں تمہارے کام پر، اور دن قیامت کے منکر ہوں گے تمہارے شریک ٹھہرانے سے، اور کوئی نہ بتاوے گا تجھ کو جیسا بتاوے خبر رکھنے والا" (الفاطر 13-14)

۹) "لوگو! ایک کہاوت کہی ہے اس کو کان رکھ کر سنو، جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہرگز نہ بنا سکیں ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہوں، اور اگر کچھ چھین لے ان سے مکھی کچھ چھڑا نہ سکیں وہ اس سے، بودا ہے چاہنے والا اور جن کو چاہتا

''کہو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا ، اور
تمہارے گناہ معاف کردے گا ، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' (آلِ عمران 31) 37

ہے. اللہ کی قدر نہیں کی جیسی اس کی قدر ہے، بیشک اللہ زور آور ہے زبردست'' (الحج 73-74)

۱۰). ''تو کہہ بھلا دیکھو تو جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا دکھاؤ تو مجھ کو انھوں نے کیا بنایا زمین میں یا کچھ ان کا ساجھا ہے آسمانوں میں، لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا چلا آتا کوئی علم اگر ہو تم سچے. اور اس سے بہکا کون جو پکارے اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ پہنچے اس کی پکار کو دن قیامت تک اور ان کو خبر نہیں ان کے پکارنے کی. اور جب لوگ جمع ہوں گے وہ ہوں گے ان کے دشمن اور ہوں گے ان کے پوجنے سے منکر'' (الاحقاف 4 تا 6)

اوپر والے ارشادات سے یہ ثابت ہوا کہ دعا صرف اللہ سے مانگنی چاہیے اور صرف وہی دعا قبول کرتا ہے. اللہ کے علاوہ انبیاء، اولیاء، فرشتوں ، جنات یا کسی بھی اور چیز سے دعا کرنا شرک ہے اور شرک اس وقت معاف ہوتا ہے جب اللہ تعالٰی سے توبہ کی جائے. اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام اور تابعین بھی صرف اللہ ہی سے دعائیں مانگتے تھے. کتنا اچھا ہو کہ ہم ان بہترین زمانے والوں کے پیچھے چلیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے اور اس کے بعد مجھے دیکھنے والوں کا اور اس کے بعد مجھے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کا (صحیح بخاری)

-- مزید ثبوت کے لئے یہ آیات اور ان کا صحیح ترجمہ قرآن مجید سے سمجھ کر پڑھ لیجیے

الاعراف 197 یونس 18 الرعد 14 النحل 86

الحج 71، الشعراء 213 النمل 62 لقمان 30 تا 32

العنکبوت 65 یٰسین 74-75

المومن 60 تا 66 الشوریٰ 25-26

اللہ تعالٰی جیسا کوئی نہیں:

بہت سے لوگوں کو اللہ تعالٰی کے بارے میں ایسی ایسی مثالیں دیتے ہوئے سنا جاتا ہے جیسے بادشاہ اور غلام کے. لئے مثلاً لوگ کہتے ہیں کہ جس طرح کسی صدر یا وزیر اعظم کے پاس جانے کے لئے پہلے اس کے قریبی لوگوں کے پاس جانا پڑتا ہے تاکہ وہ ہمیں اس صدر یا وزیر تک آسانی کے ساتھ لے جائیں، اسی طرح



www.tohed.com